بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ✦ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ربوہ

خطبہ نمبر ۱۳

جلد ۷۳/۳۸ / منگل ۱۴ رجب المرجب ۱۴۰۴ھ / ۱۷ شہادت ۱۳۶۳ ہش / ۱۷ اپریل ۱۹۸۴ء / نمبر ۸۹

اخبارِ احمدیہ

۱۶ شہادت / اپریل ۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں ربوہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین !

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کی صفتِ توّاب ایک بہت ہی اہم صفت ہے

توّابیت کا زیادہ تعلق رحیمیت سے ہے بندہ کی طرف سے حرکت ہو تو اللہ کی صفتِ توّابیت ظاہر ہوتی ہے

گناہوں سے بچنے یا ان کے بد اثرات سے محفوظ رہنے کی ضمانت صفتِ توّابیت سے تعلق جوڑنے سے ملتی ہے

گناہگار بندوں کیلئے بے حد ضروری ہے کہ وہ اللہ کی اس صفت سے استفادہ کے لئے ہر دم کوشاں رہیں

توبہ کیلئے نہ وقت کی قید ہے نہ اس بات کی قید ہے کہ گناہوں کی مقدار کتنی ہے کوئی حد نہیں ہے ۔

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بتاریخ ۱۰ تبلیغ ۱۳۶۳ ہش مطابق ۱۰ فروری ۱۹۸۴ء بمقام مسجد احمدیہ مارٹن روڈ کراچی

مرتبہ :۔ مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم ۔ اے ۔ انچارج صیغہ زود نویسی ربوہ

نوٹ :۔ یہ خطبہ صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر احبابِ جماعت کی خدمت میں پیش کر رہا ہے ۔

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

(الانعام آیت ۵۵)

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ وَمَنْ تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ يَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ مَتَابًا ○

(الفرقان آیت ۷۱ ، ۷۲)

اور پھر فرمایا :۔

یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں سے پہلی سورۃ انعام کی آیت ہے اور اس کا ترجمہ یہ ہے کہ جب تیرے پاس وہ لوگ آئیں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو اے محمد ! (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) تو ان سے کہہ دے کہ

تم پر ہمیشہ سلامتی ہو

تمہارے رب نے اپنے اوپر یہ فرض کر لیا ہے کہ وہ تم پر رحمت فرمائے گا ۔ اس طرح کہ تم سے جو کوئی بھی غفلت میں پڑ کر بیٹھے پھر وہ اس کے بعد توبہ کر لے گا اور اصلاح کرے گا تو خدا کی صفت یہ ہے کہ وہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے ۔

دوسری دو آیات سورۃ الفرقان سے لی گئی ہیں جن کا ترجمہ یہ ہے کہ سوائے اس کے کہ اس نے توبہ کر لی اور ایمان لایا اور ایمان کے مطابق عمل کئے ۔ پس یہ لوگ ایسے ہوں گے کہ اللہ ان کی بدیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا اور بڑا مہربان ہے اور جو توبہ کرے اور اس کے مطابق عمل کرے تو وہ شخص حقیقی طور پر اللہ کی طرف جھکتا ہے ۔

ان دونوں آیات کا مفہوم تقریباً ایک ہی ہے صرف تھوڑا سا فرق ہے کہ پہلی آیت میں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرمایا گیا کہ وہ لوگ جو ایمان لائے ہیں جب تیرے پاس آئیں تو ان پر سلام بھیج اور ان سے وعدہ کر کہ خدا تعالیٰ نے تم پر رحمت کرنا اپنے پر فرض کر چھوڑا ہے بشرطیکہ تم توبہ کرو اور دوسری صورت میں ان لوگوں کے لئے تو خوشخبری دی گئی ہے جو پہلے توبہ کریں اور پھر ایمان لائیں یعنی

پبلشر : مسعود احمد ۔ پرنٹر : سید عبدالحی ۔ مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ ۔ مقام اشاعت : دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسے کفار پیش نظر ہیں جن کو یہ وہم پیدا ہو کہ ہم تو اتنے گناہ کر بیٹھے ہیں کہ اب ہمارے لئے بخشش کی کوئی راہ نہیں ان کے لئے بھی خوشخبری دی گئی کہ اگر تم اپنے سابقہ جرائم سے توبہ کرلو اور پھر ایمان لے آؤ تو تم بھی انہیں لوگوں سے جا ملو گے جن کے متعلق یہ خوشخبریاں دی گئی ہیں۔

گزشتہ چند خطبات میں میں نے اللہ تعالیٰ کی صفات سے متعلق احباب جماعت کو توجہ دلائی تھی کہ خدا تعالیٰ کی صفات کو اختیار کریں تو خصوصاً اس صفت کے وارث بن جائیں گے جس صفت کو آپ اختیار کرتے ہیں۔ چنانچہ اس ضمن میں خدا تعالیٰ کے عفو اور ستار ہونے کا ذکر میں گزشتہ خطبات میں کر چکا ہوں اور ان کے نتیجہ میں انسان پر جو مثبت اور منفی رنگ کی ذمہ داریاں عاید ہوتی ہیں۔ ان دونوں کا پہلے خطبات میں کسی قدر ذکر ہو چکا ہے۔

آج کے خطبہ کے لئے میں نے

خدا تعالیٰ کی صفت توّاب

کو چنا ہے۔ عفو اور ستاری کے ساتھ جس طرح مغفرت کا تعلق ہے۔ اسی طرح صفت توابیت کا بھی تعلق ہے۔ اور دراصل مغفرت اور توابیت یعنی خدا تعالیٰ کی یہ صفت کہ وہ توبہ قبول کرتا ہے۔ ان کے درمیان ایک گہرا رشتہ ہے مغفرت زیادہ وسیع ہے لیکن توابیت مغفرت کی طرف لے کر جاتی ہے۔ یہ ایک وسیلہ ہے مغفرت تک پہنچانے کا ——————

—— اس مضمون پر جماعت کو کسی قدر سمجھانے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ توّاب ہے۔ اور یہ وہ صفت ہے جو بندہ کی بھی ہے یعنی ممکن ہے کہ بندہ بھی توّاب ہو جائے ویسے تو خدا تعالیٰ کی ہر صفت کو بندہ کسی نہ کسی رنگ میں اختیار کر سکتا ہے۔ لیکن یہاں جب میں کہتا ہوں کہ بندہ بھی توّاب ہے تو ان دونوں معنوں میں فرق ہے۔ اللہ تعالیٰ کو جب توّاب کہا جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ کو بکثرت قبول فرماتا ہے اور توبہ کے نتیجہ میں بہت رحم فرماتا ہے۔ لیکن جب بندہ کو توّاب کہا جاتا ہے تو مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ بندہ جو بار بار توبہ کرتا ہے اور توبہ کرنے سے تھکتا نہیں اور مسلسل توبہ کرنا اس کی عادت ثانیہ بن جاتی ہے ایسے بندہ کو توّاب کہتے ہیں۔ بندہ ایک اور معنے میں بھی توّاب بن سکتا ہے اور وہ یہ کہ وہ لوگوں سے وہی سلوک کرے جو اللہ تعالیٰ صفت توّاب کے ماتحت اپنے بندوں سے کرتا ہے۔ وہ لوگوں کے لئے جب توّاب بنے گا تو ان معنوں میں وہ خدا کی اس صفت کا مظہر بن جائے گا۔ اس لحاظ سے حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

انسانوں میں سے کامل توّاب

تھے یعنی آپؐ نے دونوں رنگ انتہائی شکل میں اپنائے۔ مسلسل توبہ کی اور ایسے گناہوں سے توبہ کی جو آپؐ نے کئے ہی نہیں تھے۔ یعنی ایسا عجز اور ایسی انکساری آپؐ میں پائی جاتی تھی کہ آپؐ اس بات کو پسند نہیں فرماتے تھے کہ خدا کی کسی صفت سے آپؐ محروم رہ جائیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے جب آپؐ پر اس بات کو روشن کیا کہ وہ توّاب ہے اور بندہ کی توبہ کو قبول کرتا ہے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معصوم ہوتے ہوئے بھی اتنی توبہ کی کہ کبھی کسی اور انسان نے اتنی توبہ نہیں کی۔ آپؐ کی یہ توبہ اللہ تعالیٰ کے عشق کی مظہر تھی یہ کسی گناہ کی مظہر نہیں تھی۔ جاہل لوگ جو دنیا کے کیڑے ہیں جن کو نفسانی حالتوں نے مغلوب کر رکھا ہے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ آپؐ کا کثرت سے توبہ کرنا بتاتا ہے کہ آپؐ نے گویا کثرت سے گناہ کئے تھے۔ حالانکہ ایسے بیوقوفوں کو ان اعلیٰ مدارج کی خبر ہی کوئی نہیں۔ وہ ان بستیوں میں سے گزرے ہی نہیں۔ وہ ان مقامات سے پوری طرح ناواقف ہیں کیونکہ وہاں ان کا قدم نہیں پڑا۔

اللہ تعالیٰ کے کامل عاشق

کے طور پر حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کی ہر صفت سے محبت رکھتے تھے اور ہر صفت کا مظہر بننے کے لئے آپؐ نے اتنی کوشش کی کہ کبھی کسی انسان کو ایسی کوشش کرنے کی توفیق نہیں ملی اس لئے اس توبہ کا گناہوں سے تعلق نہیں ہے بلکہ عشق سے تعلق ہے۔

دوسرے یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بندوں کے لئے بھی توّاب بنے۔ جس طرح خدا اپنے بندوں کے لئے توّاب ہوتا ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے غلاموں کے لئے توّاب ہیں۔

پس صفتِ توّاب ایک بہت ہی اہم صفت ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت سے پتہ چلتا ہے کہ اگر ایک معصوم بھی خدا تعالیٰ کی صفتِ توابیت سے مستغنی نہیں ہے اس سے بے پرواہ نہیں ہے تو گنہگار بندوں کے لئے کس قدر ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفتِ توابیت سے استفادہ کے لئے ہر دم کوشاں رہیں۔

محمد اتعالیٰ کی

صفتِ مغفرت اور توابیت میں ایک فرق

ہے اور وہ یہ کہ مغفرت یکطرفہ بھی چلتی ہے اور بغیر طلب کے بھی ہوتی ہے۔ وہ رحمانیت اور مالکیت کی صفت کے زیادہ قریب ہے اور توابیت کا نسبتاً زیادہ تعلق رحیمیت سے ہے۔ رحیمیت اللہ تعالیٰ کی اُن صفات میں سے ہے جس کا بار بار ظہور ہوتا ہے۔ اس میں بندہ کی مثبت کوششوں کا دخل ہوتا ہے۔ رحمانیت میں بن مانگے دینے والے کا ترجمہ کرتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ خواہ کوئی وجود مانگے یا نہ مانگے یا مانگنے کے لئے پیدا بھی نہ ہوا ہو۔ اس وقت بھی جب خدا تعالیٰ کی صفتِ رحمانیت جوش مار کر اپنا جلوہ دکھاتی ہے تو کسی طرف سے کوئی طلب نہیں ہوتی۔ رحیمیت، مثبت نیکیوں کے لئے یعنی مثبت اقدار کے لئے بہت بڑھ کر پھل دینے کا نام ہے اور بار بار نیکیوں کا بدلہ دینے کا نام ہے۔ اسی کا دوسرا پہلو ہے جسے توابیت کہتے ہیں۔ بندہ کی طرف سے کوئی حرکت ہو تب خدا تعالیٰ کی صفت توابیت ظاہر ہوتی ہے۔ بندہ کی طرف سے حرکت نہ ہو تو توابیت حرکت میں نہیں آتی۔ اس لئے دونوں آپس میں لازم و ملزوم ہیں۔

چنانچہ گناہوں سے بخشش کے لئے اگرچہ اللہ تعالیٰ اپنی مغفرت کے نتیجہ میں جس گناہ کو چاہے بخش دے لیکن جہاں تک ضمانت کا تعلق ہے صفتِ توابیت ضمانت دیتی ہے،

یہ ویسے ہی ہے جس طرح صفت رحیمیت اچھے پھل دینے کی ضمانت دیتی ہے۔ اسی طرح گناہوں سے بچنے کی اگر کوئی ضمانت ہے یا ان کے بد اثرات سے محفوظ رہنے کی اگر کوئی ضمانت ہے تو یہ صفت توابیت سے تعلق جوڑنے میں ملتی ہے۔ چنانچہ اسی مضمون کو قرآن کریم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ۔

کہ پھر یہ کوئی اتفاقی حادثہ نہیں ہوگا کہ تم بخشے جاؤ گے۔ یہ خدا نے اپنے نفس پر فرض کر لیا ہے۔ لازم قرار دے دیا ہے کہ اگر کوئی بندہ غفلت سے یا غلطی سے کوئی گناہ کرتا ہے۔ اور پھر توبہ کرتا ہے اور اس میں تکرار بھی پایا جائے یعنی بار بار غلطیوں پر بار بار توبہ کرے تب بھی توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوتا۔ چنانچہ

بندہ کے توّاب ہونے کا مطلب

یہ ہے کہ وہ بار بار توبہ کرتا ہے اور بعض صورتوں میں گناہ کی تکرار ہوگی تبھی توبہ کی تکرار ہوگی۔ اس ضمن میں احادیث نبویہؐ سے ثابت ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفاسیر سے ثابت ہے کہ ایسی صورت میں اس کا انجام اس کی آخری حالت کے مطابق طے ہوگا۔ اگر وہ توبہ کی حالت میں جان دے رہا ہے تو اس کے لئے بھی ضمانت ہے اور چونکہ بندہ کا اس بات میں اختیار نہیں ہے کہ وہ کب مرے اس لئے جہاں تک بندہ کا تقاضا ہے اُسے بہر حال یہ کوشش کرتے رہنا چاہیئے کہ وہ تائب رہے کیونکہ موت کا کوئی وقت معلوم نہیں ہے۔ پس اگر آپ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی ضمانت چاہتے ہیں تو توبہ کی طرف متوجہ ہوں۔

اس ضمن میں میں نے کچھ احادیث نبویہؐ کا انتخاب کیا ہے۔ جو دراصل قرآن کریم کی مختلف آیات کی تفسیر بیان کرتی ہیں اور مختلف پہلوؤں سے توبہ کے مضمون پر روشنی ڈالتی ہیں۔

جامع الترمذی (ابواب صفۃ القیامۃ) کی حدیث ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر انسان خطا کا پتلا ہے لیکن ان خطا کاروں میں سے سب سے اچھے وہ لوگ ہیں جو توبہ کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر الترغیب والترھیب (الجزء الخامس کتاب التوبۃ والزھد) میں حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی کی روایت بیان ہوئی ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب بندہ اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کی یاد سے اس کے گناہ بھلا دیتا ہے اور اس کے جوارح اور اس کے زمینی آثار سے بھی اس کے نشان مٹا دیتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے جا ملے گا اور کوئی اس کے گناہوں کا شاہد نہ ہوگا۔ تو اب میں معنوں کی جو شدت پائی جاتی ہے یہ حدیث اس کی مظہر ہے۔ یعنی تواب میں تکرار بھی پایا جاتا ہے اور معنوں کی شدت بھی پائی جاتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بے انتہا توبہ قبول کرنے والا ہے انسانی تصور بھی اس حد تک نہیں پہنچ سکتا جس حد تک اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرماتا ہے۔

پھر الترغیب والترھیب ہی میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مومن گناہ کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ اور توبہ کرتا ہے پس وہ شخص بہت ہی خوش نصیب۔ اور خوش بخت ہے جو توبہ کی حالت میں فوت ہو جائے پس آخری حالت۔ ہی فیصلہ کرے گی کہ بندہ کی توبہ کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ پر اس بندے کی بخشش فرض ہے یا نہیں۔ اس لئے نیک انجام کے لئے لوگ دعاؤں کے لئے کہتے اور خود بھی دعائیں کرتے رہتے ہیں کہ انجام بالخیر ہو۔

سنن ابن ماجہ (کتاب الزھد ذکر التوبۃ) میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ

گناہ سے سچی توبہ کرنے والا

ایسا ہے جیسے اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی انسان سے محبت کرتا ہے تو گناہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا یعنی گناہ کے محرکات اسے بدی کی طرف مائل نہیں کر سکتے۔ گناہ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اس کی تشریح خود آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمائی ہے کہ یہ مطلب نہیں ہے تم توبہ کے ساتھ گناہ پر اصرار کرتے چلے جاؤ تب بھی تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ فرمایا اگر اللہ تم سے محبت کرتا ہے تو گناہ تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا یعنی گناہ سے تمہیں نفرت ہو جائے گی، تم پر اثر انداز نہیں ہو سکے گا اگر اثر انداز ہوگا تو نقصان ضرور پہنچائے گا۔ پس نقصان نہ پہنچانے کا مطلب ہے آنحضورؐ کے اپنے الفاظ میں کہ گناہ کے محرکات تمہیں بدی کی طرف مائل نہیں کر سکتے اور گناہ کے بد نتائج سے اللہ تعالیٰ اسے محفوظ رکھتا ہے یعنی سابقہ گناہوں کے بارہ میں یہ سلوک فرماتا ہے کہ ان کے بد نتائج سے محفوظ کر دیتا ہے اور آئندہ یہ سلوک فرماتا ہے کہ گناہ کی طرف سے میلان ہٹ جاتا ہے۔

پھر حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں اور پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ! توبہ کی علامت کیا ہے؟ فرمایا۔ سچی ندامت اور پشیمانی توبہ کی علامت ہے۔

حضرت حارث بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہؓ کی بیماری میں ان کی عیادت کو گیا۔ انہوں نے دو حدیثیں بیان کیں ایک تو ان کے اپنے بارہ میں تھی اور دوسرے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارہ میں تھی۔ انہوں نے کہا میں نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ خدا تعالیٰ اپنے مومن بندہ کی توبہ پر اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جو کسی بے آب و گیاہ جنگل میں ہو یعنی کسی ایسے صحراء میں ہو جہاں نہ پانی ملے اور نہ سبزہ ہو۔ اس کے پاس اس کی سواری ہو جس پر اس نے اپنے کھانے پینے کا سامان بھی لاد رکھا ہو۔ وہ شخص کسی جگہ ستانے کے لئے لیٹ جائے اور اسے نیند آ جائے لیکن جب جاگے تو دیکھے کہ اس کی سواری گم ہو گئی ہے۔ وہ اس کی تلاش میں مارا مارا پھرے اور آخر پیاس سے نڈھال ہو جائے اور دل میں یہ کہے کہ چلو اب میں اسی جگہ واپس جاتا ہوں اور اسی سائے تلے لیٹ کر موت کا انتظار کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ اسی جگہ پر چلا جاتا ہے اور اس نیت سے سو جاتا ہے کہ اب میں کبھی آنکھ نہیں کھولوں گا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بڑا تفصیلی نقشہ کھینچا ہے، آپ فرماتے ہیں وہ اپنی ہتھیلی اپنے سر کے نیچے رکھ لیتا ہے اور سو جاتا ہے جب اس کی آنکھ کھلتی ہے تو سواری کو وہیں پاتا ہے جہاں وہ پہلے کھڑی تھی اور اس پر اس کا کھانا بھی موجود ہوتا ہے اور اس کا پانی بھی موجود ہوتا ہے۔

ایک مومن بندہ کی توبہ

پر خدا تعالیٰ کو جو خوشی ہوتی ہے وہ اس شخص کی خوشی سے بہت زیادہ ہے جو اس حالت میں اپنی سواری کو دوبارہ پا لیتا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب التوبۃ باب فی الحض علی التوبۃ والفرح بھا)

یہ ہیں تواب کے معنی تو تواب میں صرف تکرار نہیں بلکہ معنوی طور پر اتنی شدت ہے کہ کوئی انسان اپنی کیفیت کے مطابق سوچ بھی نہیں سکتا۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ انسان کو خدا کی صفت توابیت سے کوئی نسبت ہی نہیں۔ آپ نے بھی کئی دفعہ توبہ قبول کی ہوگی۔ بچوں کی توبہ مائیں بھی قبول کرتی ہیں، باپ بھی قبول کرتے ہیں۔ لوگ نوکروں کی توبہ قبول کر لیتے ہیں، ماتحتوں کی توبہ قبول کر لیتے ہیں۔ کبھی آپ کو اتنی خوشی ہوئی ہے، اس کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ انسان اس کا ہزارواں حصہ بھی خوشی محسوس نہیں کرتا جتنی حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس حدیث کے مطابق اللہ کو اپنے بندہ کی توبہ سے خوشی ہوتی ہے۔

پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تم گناہ پر گناہ کرتے چلے جاؤ یہاں تک کہ تمہارے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تم توبہ کرو تو بھی اللہ تعالیٰ توبہ قبول کر سکتا ہے۔

(الترغیب والترھیب۔ الجزء الخامس کتاب التوبہ والزھد)

یعنی توبہ کے لئے نہ وقت کی قید ہے نہ اس بات کی قید ہے کہ گناہوں کی مقدار کتنی ہے۔ کوئی حد نہیں ہے۔ اور تواب میں جو مبالغہ پایا جاتا ہے وہ ایسا مبالغہ ہے جو سو فیصدی درست ہے۔ عربی میں جب مبالغہ کہتے ہیں تو صفت مبالغہ مراد ہوتی ہے یعنی ایک معنوں کی حیرت انگیز شدت۔ اللہ تعالیٰ کی صفات کے معاملہ میں مبالغہ ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ وہ لامحدود ہیں اس لئے توابیت بھی ایسی لامحدود صفت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ گناہوں کی بھی کوئی حد مقرر نہیں ہے۔ اگر کسی کے گناہ زمین سے آسمان تک پھیلے ہوں اور اسے یہ توفیق مل جائے کہ مرنے سے پہلے توبہ کر لے تو اس کے حق میں اللہ کا یہ وعدہ ضرور پورا ہوگا کہ میں توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہوں اور ان کو بخش دیتا ہوں۔ لیکن توبہ کیا ہے اس کے متعلق میں آگے چل کر ذکر کروں گا کہ توبہ یہ نہیں ہے کہ منہ سے توبہ کر لی جائے اور پھر گناہ جان بوجھ کر کئے جائیں اور ان کے کرنے پر جرأت کی جائے بلکہ

توبہ کیلئے ایک قلبی کیفیت

ضروری ہے جو انسان کی بالکل کایا پلٹ دیتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مضمون پر بڑی روشنی ڈالی ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص نے ننانوے قتل کئے وہ جو مضمون چل رہا تھا کہ وہاں کتنے ہو جائیں کہ بخشے جائیں گے کتنے بڑھ جائیں تو پھر اللہ نہیں بخش سکتا یہ کسی کے دل میں وہم پیدا ہو تو اس کے رد کے لئے یہ فرمان نبوی ہے۔ یہ روایت حدیثوں کی اور بھی کئی کتب میں کئی طریقوں سے مروی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے ننانوے قتل کئے۔ پھر لوگوں سے پوچھنے لگا کہ کیا اس کے لئے توبہ کی کوئی گنجائش باقی ہے؟ چنانچہ وہ ایک راہب کے پاس آیا اور اس سے اس نے پوچھا کہ کیا میرے لئے بھی کوئی توبہ کی گنجائش ہے؟ میں نے ننانوے قتل کئے ہیں۔ تو راہب نے جواب دیا کہ نہیں تیرے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ وہ اپنے رب کی طرح تواب نہیں تھا نہ بندوں پر تواب بن سکتا تھا۔ تو اس شخص نے جب اس سے یہ سنا کہ توبہ کی گنجائش ہی کوئی نہیں تو اس نے سوچا جہاں ننانوے قتل کئے ہیں وہاں ایک اور کر کے سو ہو جائیں تو ایک ہی بات ہے چنانچہ اس نے اس راہب کو قتل کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس کے سو قتل پورے ہو گئے۔ یعنی اس کا گناہ درجۂ کمال تک پہنچ گیا۔ یہ دراصل ایک تمثیل ہے جو اس حقیقت کو ظاہر کرتی ہے۔ ننانوے اور سو کے درمیان جو ایک کا فرق ہے وہ ایک چیز کو درجۂ کمال تک پہنچا دیتا ہے۔ تبھی آپ نے کرکٹ میں دیکھا ہوگا کہ ننانوے رنز کے اوپر اگر کوئی آؤٹ ہو جائے تو اس کو زیادہ صدمہ ہوتا ہے بہ نسبت اس کے کہ کوئی ستر رنز پر آؤٹ ہو۔ کیونکہ لوگ سمجھتے ہیں کہ درجۂ کمال تک پہنچنے لگا تھا مگر رہ گیا۔ پس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سو کا ہندسہ درجۂ کمال کا مظہر ہے۔

مجھے یاد ہے ایک دفعہ لاہور میں کرکٹ کا ایک کھلاڑی انڈیا کی ٹیم کے خلاف ۹۹ رنز بنا کے اور آؤٹ ہو گیا تو کرکٹ کا ایک عاشق بچہ جو ریڈیو پر یہ سن رہا تھا اس کی حرکت قلب بند ہو گئی اور وہ وہیں مر گیا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس انسانی فطرت کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں کہ اس نے ننانوے قتل کئے تھے یعنی خدا نے اسے گناہ کی جو طاقت دی تھی اور اس کے اندر جو سرشت موجود تھی اور جسے اس نے غلط راستے پر ڈال دیا تھا وہ ابھی اس میں درجۂ کمال تک نہیں پہنچا تھا۔ تو سواں قتل کر کے وہ گویا درجۂ کمال تک پہنچ گیا۔ یعنی اس کا برتن پوری طرح گناہوں سے لبریز ہو گیا۔ آنحضورؐ فرماتے ہیں تب وہ ایک اور راہب کے پاس گیا اور اس سے اس نے پوچھا کہ میں نے سو قتل کئے ہیں۔ کیا میرے لئے اس بات کی کوئی گنجائش ہے کہ میں توبہ کروں اور اللہ تعالیٰ مجھے معاف کر دے۔ تو اس راہب نے کہا کہ ہاں اللہ تعالیٰ کی بخشش کی کوئی انتہا نہیں ہے۔ اگر تم توبہ کرو تو وہ تمہیں معاف کر سکتا ہے۔ اس نے اس سے پوچھا کہ پھر مجھے رستہ بتاؤ کہ میں کیسے توبہ کروں۔ راہب نے جواب دیا کہ جس بستی میں تم رہتے ہو وہ گندے لوگوں کی بستی ہے۔ اگر تم واپس اس بستی میں لوٹ گئے تو تم پھر گناہ کی طرف مائل ہو جاؤ گے۔ میں ایک ایسی بستی کو جانتا ہوں جہاں خدا کے نیک اور عبادت گزار بندے رہتے ہیں جو دن رات اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہتے ہیں۔ اگر تم اس بستی تک پہنچ جاؤ اور ان کے ساتھ شامل ہو کر اللہ کی یاد میں بقیہ زندگی بسر کرو تو میں تمہیں یہ خوشخبری دیتا ہوں کہ تمہاری توبہ قبول ہو جائے گی۔ یہ سن کر وہ اپنی بستی کی طرف جانے کی بجائے اس بستی کی طرف چل پڑا جو نیک لوگوں کی بستی تھی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ راستے ہی میں مر گیا۔ لیکن اس حالت میں اس نے جان دی کہ چھاتی کے بل گھسٹتا ہوا اس بستی کی طرف حرکت کر رہا تھا جہاں اس کے گناہ بخشنے کی خوشخبری دی گئی تھی۔ اس پر خدا تعالیٰ نے بخشش اور عذاب کے فرشتوں کے درمیان یہ جھگڑا دیکھا۔ بخشش کے فرشتے کہتے تھے کہ یہ توبہ کی طرف مائل تھا اور اس طرف جاتے ہوئے مرا ہے۔ اور عذاب کے فرشتے کہتے تھے کہ ابھی اس کی توبہ کہاں۔ ابھی تو اس نے توبہ کا ارادہ ہی کیا تھا اور ابھی اس کی توبہ کے درمیان بہت فاصلہ تھا۔ تب اللہ تعالیٰ نے ایک اور فرشتے کو انسانی شکل میں متمثل فرما کر ان کے سامنے بھیجا اور ان کو یہ ارشاد ہوا کہ اس کو ثالث بنا لیا جائے۔ چنانچہ انسانی شکل میں متمثل ہونے والے فرشتے نے فاصلہ ناپا کہ جس بستی سے وہ چلا تھا مرتے وقت اس سے کتنا فاصلہ تھا اور جس بستی کی طرف جا رہا تھا اس سے کتنا فاصلہ تھا۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ وہ گھسٹتے گھسٹتے ایک بالشت (نیک لوگوں کی بستی کی طرف زیادہ) بڑھ چکا تھا۔ یہ ایک طرز بیان ہے جو بہت ہی پیارا ہے۔ یہ بتانے کے لئے کہ اگر سچی توبہ ہو تو مرتے دم تک انسان گھسٹ گھسٹ کر بھی تو اب خدا کے حضور حاضر ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ یہی آخری ایک بالشت تھی جس نے اسے بچا لیا۔

(صحیح مسلم کتاب التوبہ باب قبول توبۃ القاتل وان کثر قتلہ)

ایک اور روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی یہ ادا اتنی پسند آئی کہ جس فرشتے کو ثالث بنایا گیا تھا وہ جب زمین ناپ رہا تھا گناہ والی بستی کی طرف کی تو زمین سکڑ کر چھوٹی ہوتی جاتی تھی اور جب وہ اس طرف کی زمین ناپتا تھا جس طرف اس کے لئے بخشش مقدر تھی تو زمین پھیلتی چلی جاتی تھی اور فاصلہ بڑھتا چلا جاتا تھا۔

پس یہ ہے ہمارا تو اب خدا جو اپنے بندوں پر اس طرح بار بار رحمت فرماتا ہے اور اس کی بخشش کی کوئی حد نہیں اس کے باوجود اگر انسان گناہوں پر اصرار کرے اور اپنے رب کی طرف توجہ نہ کرے تو بہت ہی بدبختی ہو گی کہ توبہ کی حالت میں جان دینے کی بجائے وہ گناہ کی حالت پر اصرار کرتے ہوئے جان دے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

توبہ کا فلسفہ

بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"توبہ اس بات کا نام نہیں کہ صرف منہ سے توبہ کا لفظ کہہ دیا جاوے بلکہ حقیقی توبہ یہ ہے کہ نفس کی قربانی کی جاوے۔ جو شخص توبہ کرتا ہے وہ اپنے نفس پر انقلاب ڈالتا ہے گویا دوسرے لفظوں میں وہ مر جاتا ہے۔ خدا کیلئے جو تغیر عظیم انسان دکھ اٹھا کر کرتا ہے تو اس کی گزشتہ بداعمالیوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔ جس قدر ناجائز ذرائع معاش کے اس نے اختیار کئے ہوئے ہیں ان کو وہ ترک کرتا ہے۔ عزیز دوستوں اور یاروں سے وہ جدا ہوتا ہے۔ برادری اور قوم کو اس خدا کے واسطے ترک کرنا پڑتا ہے۔ جب اس کا صدق کمال تک پہنچ جاتا ہے تو وہی ذات پاک تقاضا کرتی ہے کہ اس قدر قربانیاں جو اس نے کی ہیں اس کے اعمال کے لئے کافی کفارہ ثابت ہوں۔" (ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۱۵۷)

پھر ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"توبہ کے معنے ہی یہ ہیں کہ گناہ کو ترک کرنا اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا۔ بدی کو چھوڑ کر نیکی کی طرف قدم آگے بڑھانا۔ توبہ ایک موت چاہتی ہے جس کے بعد انسان زندہ کیا جاتا ہے اور پھر نہیں مرتا۔ توبہ کے بعد انسان ایسا بن جاوے کہ گویا نئی زندگی پا کر دنیا میں آیا ہے۔ نہ اس کی وہ چال ہو نہ اس کی وہ زبان نہ ہاتھ نہ پاؤں سارے کا سارا نیا وجود ہو جو کسی دوسرے کے ماتحت کام کرتا ہوا نظر آجاوے۔ دیکھنے والے جان لیں کہ یہ وہ نہیں۔ یہ تو کوئی اور ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ یقین جانو کہ توبہ میں بڑے بڑے ثمرات ہیں۔ یہ

برکات کا سرچشمہ

ہے۔ درحقیقت اولیاء اور صلحاء یہی لوگ ہوتے ہیں جو توبہ کرتے ہیں اور پھر اس پر مضبوط ہو جاتے ہیں۔ وہ گناہ سے دور اور خدا کے قریب ہوتے جاتے ہیں۔ کامل توبہ کرنے والا شخص ہی ولی قطب اور غوث کہلاتا ہے۔ اسی حالت میں وہ خدا کا محبوب بنتا ہے اس کے بعد بلائیں اور مصائب جو انسان کے واسطے مقدر ہوتی ہیں ٹل جاتی ہیں۔"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۱۹۲)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اسی طرح بہت میں عظیم الشان بات توبہ ہے جس کے معنے رجوع کے ہیں توبہ اس حالت کا نام ہے کہ انسان اپنے معاصی سے جس کے ساتھ اس کے تعلقات بڑھے ہوئے ہیں اور اس نے انہیں اپنا وطن مقرر کر لیا ہوا ہے۔"

یہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کی تعریف فرمائی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس پر مزید روشنی ڈال رہے ہیں (کہ انسان اپنے معاصی سے جس کے ساتھ اس کے تعلقات بڑھے ہوئے ہیں اور اس نے انہیں اپنا وطن مقرر کر لیا ہوا ہے)

"گویا کہ گناہ میں اس نے بود و باش مقرر کر لی ہوئی ہے تو توبہ کے معنے یہ ہیں کہ اس وطن کو چھوڑنا اور رجوع کے معنے پاکیزگی کو اختیار کرنا ہے۔"

اب دیکھئے اس حدیث کا تصور دوبارہ ذہن میں لائیں اور دیکھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمثیلی کلام میں اس توبہ کرنے والے کو ایک وطن سے دوسرے وطن کی طرف جاتے ہوئے دکھایا تھا تو عارف باللہ کے کلام کی یہ پہچان ہوتی ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ ملتے ہیں جس طرح لہریں آپس میں ملتی ہیں۔ اس طرح عارف کے دل کی حرکت اور اس کا تموج بھی ایک دوسرے عارف باللہ کے دل کی حرکت اور اس کے تموج کے ساتھ ہم آہنگ ہو جایا کرتا ہے۔ بظاہر وہ کتنی پیاری کہانی ہے لیکن حقیقت میں ایک تمثیلی کلام ہے جس میں

معرفت کے گہرے راز

ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جو کچھ فرما رہے ہیں اسی کی تفسیر ہے۔ اپنا وطن اس نے مقرر کر لیا ہوا ہے گویا کہ گناہ میں اس نے بود و باش مقرر کر لی ہوئی ہے۔ پس توبہ کے معنے یہ ہیں کہ اس وطن کو چھوڑنا اور رجوع کے معنے پاکیزگی کو اختیار کرنے کے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"اب وطن کو چھوڑنا بڑا گراں گزرتا ہے اور ہزاروں تکلیفیں ہوتی ہیں۔ ایک گھر جب انسان چھوڑتا ہے تو کس قدر اسے تکلیف ہوتی ہے اور وطن کے چھوڑنے میں تو اسے سب یار دوست سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے اور سب چیزوں کو مثل چارپائی فرش ہمسائے گلیاں۔ کوچے بازار سب چھوڑ چھاڑ کر ایک نئے ملک میں جانا پڑتا ہے یعنی اس وطن میں پھر کبھی نہیں آنا۔"

یعنی ایسی نیت سے جانا پڑتا ہے کہ سب چیزوں کو پھر نہیں دیکھوں گا۔ ان سے ہمیشہ کے لئے قطع تعلق ہو رہی ہے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی کا نام موت ہے

چنانچہ بار بار اس منظر کو موت کے ذریعہ پیش کرنا بعینہٖ سو فیصدی درست ہے اور پوری طرح انطباق پاتا ہے۔ اس صورت حال پر اور کیا یہ نقشہ کھینچا ہے، گناہوں کی بھی گلیاں ہوتی ہیں۔ گناہوں کے بھی فرش ہوتے ہیں۔ گناہوں کے بھی در و دیوار ہوتے ہیں ان کی بھی دوستیاں اور یاریاں ہوتی ہیں اور ایک گناہ جس سے انسان بڑی دیر تک لذت پاتا رہا ہو اس کے ساتھ ایسی محبت محسوس کرتا ہے جیسے وطن مالوف سے۔ اور اس سے پھر الگ ہونا اور اس کامل یقین اور ارادہ کے ساتھ الگ ہونا کہ اب میں کبھی اس پر دوبارہ نظر نہیں ڈال سکوں گا یہ ہے وہ موت یعنی ترکِ وطن کی موت جہاں گناہوں کے وطن کو چھوڑ کر انسان نیکیوں کے وطن کی طرف روانہ ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

"اس کا نام توبہ ہے۔ معصیت کے دوست اور ہوتے ہیں اور تقویٰ کے دوست اور۔ اس تبدیلی کو صوفیاء نے موت کہا ہے۔ جو توبہ کرتا ہے اسے بڑا حرج اٹھانا پڑتا ہے۔ اور سچی توبہ کے وقت بڑے بڑے حرج اس کے سامنے آتے ہیں اور اللہ تعالیٰ رحیم و کریم ہے، وہ جب تک اس کل کا نعم البدل نہ عطا فرما دے نہیں مارتا۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ میں یہی اشارہ ہے کہ وہ توبہ کر کے غریب بے کس ہو جاتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اس سے محبت اور پیار کرتا ہے اور اسے نیکوں کی جماعت میں داخل کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۳۰۲)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

"اور ناامید مت ہو اور یہ خیال مت کرو کہ ہمارا نفس گناہوں سے بہت آلودہ ہے۔ ہماری دعائیں کیا چیز ہیں اور کیا اثر رکھتی ہیں کیونکہ انسانی نفس جو دراصل محبت الٰہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے وہ اگرچہ گناہ کی آگ سے سخت مشتعل ہو جائے پھر بھی اس میں ایک قوت توبہ ہے کہ اس آگ کو بجھا سکتی ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو ایک پانی کو کیسا ہی آگ سے گرم کیا جائے مگر باہم جب آگ پر اس کو ڈالا جائے تو وہ آگ کو بجھا دے گا۔"

(روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۴)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

"پس

اٹھو اور توبہ کرو

اور اپنے مالک کو نیک کاموں سے راضی کرو۔ اور یاد رکھو کہ اعتقادی غلطیوں کی سزا تو مرنے کے بعد ہے اور ہندو یا عیسائی یا مسلمان ہونے کا فیصلہ تو قیامت کے دن ہوگا لیکن جو شخص ظلم اور تعدی اور فسق و فجور میں حد سے بڑھتا ہے اس کو اسی جگہ سزا دی جاتی ہے تب وہ خدا کی سزا سے کسی طرح بھاگ نہیں سکتا۔ سو اپنے خدا کو جلدی راضی کر لو۔ اور قبل اس کے کہ وہ دن آوے جو خوفناک دن ہے۔ یعنی طاعون کے زور کا دن جس کی نبیوں نے خبر دی ہے۔ تم خدا سے صلح کرو۔ وہ نہایت درجہ کریم ہے۔ ایک دم کے گداز کرنے والی توبہ سے ستر برس کے گناہ بخش سکتا ہے اور یہ مت کہو کہ توبہ منظور نہیں ہوتی۔ یاد رکھو کہ تم اپنے اعمال سے کبھی بچ نہیں سکتے ہمیشہ فضل بچاتا ہے نہ اعمال۔ اے خدائے کریم و رحیم! ہم سب پر فضل کر کہ ہم تیرے بندے ہیں اور تیرے آستانہ پر گرے ہیں۔"

(لیکچر لاہور صفحہ ۳۹)

مکرم قریشی نور الحسن صاحب مرحوم و مغفور کا ذکر خیر

مکرم نور الحسن قریشی ابن حکیم غلام غوث صاحب امرتسری خاکسار کے برادر نسبتی تھے اور اس نسبت سے انہیں بہت قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ خاکسار کی شادی ان کی ہمشیرہ صاحبہ سے ۱۹۴۵ء میں امرتسر میں ہوئی اور اس وقت سے خاکسار نے دیکھا کہ مرحوم بھائی نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ ان دنوں بسلسلہ ملازمت نئی دہلی میں مقیم تھے اور خاکسار پشاور میں تھا اس کے بعد ۱۹۴۷ء میں کراچی آ گئے۔ اور ۱۹۴۸ء میں خاکسار بھی کراچی پہنچ گیا۔ ایک لمبے عرصے تک جماعت کراچی میں مختلف عہدوں پر خدمات انجام دیتے رہے پھر دارالحکومت کی اسلام آباد منتقلی پر وہاں چلے گئے اور ایک طویل مدت تک بحیثیت سیکشن آفیسر اپنے فرائض انجام دیتے رہے۔ کچھ عرصہ اسلام آباد میں امیر جماعت احمدیہ بھی رہے اور ریٹائرمنٹ کے بعد لاہور مستقل سکونت اختیار کر لی۔ ۱۶ مارچ ۱۹۸۴ء بروز جمعہ صبح سات بجے دل کا دورہ پڑنے سے خالق حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

خاکسار کی اہلیہ چونکہ پانچ بہنوں اور دو بھائیوں میں سب سے چھوٹی تھیں لہذا ان سے خاص اُنس تھا اور ان کا بہت خیال رکھتے تھے اور اسی وجہ سے اپنے تمام بہنوئیوں میں سے خاکسار سے بہت محبت اور اخلاص کا مظاہرہ فرماتے رہے۔ خلیفۂ وقت سے محبت مثالی تھی اور احمدیت کے لئے بے حد غیرت رکھتے تھے۔ اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو اکثر تبلیغ کرتے رہتے اور اپنے مثالی نمونہ کی وجہ سے اپنوں اور بیگانوں میں بہت مقبول تھے۔ مرحوم نے اپنے پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا عزیزم مقبول اختر اور ایک بیٹی عزیزہ منصورہ اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ دونوں بچے شادی شدہ ہیں اور صاحب اولاد ہیں احباب سے درخواست ہے کہ مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں اور یہ بھی دعا کریں کہ ان کے بچوں کو اللہ تعالیٰ مرحوم باپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے مخلص احمدی بنائے رکھے آمین۔ خاکسار کی اہلیہ اب تمام بہن بھائیوں میں سے تنہا رہ گئی ہیں ان کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

آفتاب احمد بسمل کراچی

جماعت احمدیہ اسلام آباد کی طرف سے خدمت خلق کی رپورٹ

مکرم بشیر الدین احمد خاکی صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت ہائے احمدیہ ضلع اسلام آباد نے اپنی ماہ مارچ ۱۹۸۴ء کی تفصیلی رپورٹ میں خدمت خلق سے متعلق مندرجہ ذیل رپورٹ بھجوائی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

"ایک مریض کے لئے تین بوتل خون کا انتظام کیا گیا۔ دو غیر از جماعت احباب کو ان کے مسائل میں اخلاقی امداد اور مشورہ دیا گیا۔ طلباء کے لئے کوچنگ کا پروگرام بدستور جاری ہے۔ ایک نابینا طالب علم کے لئے اسباق کے کیسٹس تیار کروا لئے گئے۔"

اللہ تعالیٰ احباب جماعت اسلام آباد کو ان خدمات پر جزا دے اور باقی جماعتوں کو بھی ایسی خدمات اور ان سے مرکز کو مطلع رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر امور عامہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

"لازمی چندہ جات لازمی ہیں، بہر حال ادا کرنے چاہئیں" (ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ) * ناظر بیت المال (آمد) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توحید کا کامل غلبہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔"

(تذکرہ صفحہ ۳۹۹)

رسالہ ریویو آف ریلیجنز تبلیغ اسلام کی شکل میں یورپین اقوام کے دروازوں پر دستک دے رہا ہے۔ آپ بھی اس کی خصوصی اعانت فرماویں۔ سالانہ چندہ خریداری ۵۰ روپے۔ اعانت خصوصی پانچ صد روپے براہ راست لکھئے۔

(مینیجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز ربوہ ضلع جھنگ)

چندہ اجتماع لجنات

پانچ ماہ کے جائزہ شعبۂ مال سے معلوم ہوا ہے کہ بہت کم لجنات کی طرف سے چندہ اجتماع لجنہ موصول ہوا ہے۔ براہ کرم تمام لجنات اس طرف فوری توجہ فرمائیں اور ۲/- روپے فی ممبر کے حساب سے چندہ وصول کر کے جلد از جلد چندہ مرکز بھجوانے کی کوشش کریں۔ تاکہ ہم اپنا بجٹ پورا کر سکیں۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک پہنچائیے!

کوئی کام ناممکن نہیں

ہمارے پیارے آقا نے الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار تک لے جانے کا ارشاد فرمایا ہے۔ بظاہر یہ ایک ناممکن حد تک مشکل کام دکھائی دیتا ہے۔ مگر جب حضور ایدہ اللہ کی دعائیں ساتھ ہوں تو کوئی کام ناممکن نہیں رہتا۔

تمام عہدیداران جماعت اس نظریہ کے تحت کام کریں تو الفضل کی اشاعت حضور کی منشاء مبارک تک بڑھ سکتی ہے۔

احباب کرام و عہدیداران جماعت خصوصی توجہ فرمائیں!

(مینیجر الفضل)

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اکسیر اپھارہ

شفتل اور برسیم سے ہونے والا جانوروں کا اپھارہ منٹوں میں غائب۔
قیمت فی پیکٹ ۳/- درجن ۲۷/- گروس ۳۰۷/- روپے
بونس علاوہ۔
تفصیلات کے لئے کیور ہیومینٹری گائیڈ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر حاصل کریں۔
کیور ہیومیڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
کمپنی روڈ ربوہ۔ فون: 606/607

رہائشی منصوبہ
مجید ٹاؤن نزد مسجد اقصیٰ ربوہ
- باقاعدہ منظور شدہ
- ہر نقص سے پاک
چوہدری عبدالمجید وڑائچ ایڈووکیٹ
فیکٹری ایریا ربوہ

AL-FURQAN MOTORS LIMITED
Authorised Dealers of National Motors Ltd.
For Genuine TOYOTA Parts

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ کراچی ۳۔
فون: 74609 / 79523

رجسٹرڈ ٹریڈ مارک نمبر ۷۵۷۵۳
پنکھا خریدتے وقت ہمارا ٹریڈ مارک یاد رکھیں
TRADE MARK GEI G.E.I. FAN
اطلاع عام ہم اپنے گرہماؤں اور ڈیلرز حضرات کو یہ اطلاع دینا ضروری خیال کرتے ہیں کہ ہم نے اپنی سابقہ فرم موسومہ جنرل فین کمپنی گجرات جو کہ ۱۹۵۲ء میں قائم کی تھی وہ موخرہ ۱۰ اگست ۱۹۸۳ء سے بلعہ ٹریڈ مارک جی ای ایف سی فروخت کر دی ہے اب ہماری فرم کا نام:۔
جنرل الیکٹرک انڈسٹریز گجرات ہے
GEI
جی ای آئی
پنکھے
ڈیلر:۔ داؤد آئرن سٹور گولبازار ربوہ

نعیم جنرل سٹور
مین بازار ○ شیخوپورہ
پیڈیٹرز پرسرز
کی ہر دوائی ہمارے ہاں دستیاب ہے
پروپرائٹر: نعیم احمد کھوکھر

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پڑتل
کے لئے:
ہمارے ہاں رجوع فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور
۵۳ فیروزپور روڈ
بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور
فون ۴۱۰۶۱۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان ۔ ماہنامہ انصار اللہ ! (منیجر ماہنامہ انصار اللہ)

الفضل کی اشاعت پندرہ ۱۵ بیس ۲۰ ہزار تک پہنچا دیجئے

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ۔

جاپان سے کاروبار کے متمنی حضرات متوجہ ہوں

۔ جاپان سے دنیا کے ہر ملک میں اشیاء اور ۔ ری کنڈیشنڈ کاروں کی امپورٹ ایکسپورٹ کیلئے

ہماری خدمات حاضر ہیں

Minochan CORPORATION

3-12-2-101 SHIMOMEGURO MEGURO-KU

Cable:- MINOCHANN TOKYO | TOKYO-153 - JAPAN

جدید فیشن کے مطابق

سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے

نیو پاک جیولرز

فون نمبر ۴۱۰۹۷۴ ، ۴۱۸۶۴۶

رہائش :- ۴۱۸۶۴۵

۱۰ ۔ شادمان کالونی لاہور

۔ ۱۱۱ ۔ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور

۔ ۱۲ ۔ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور ۔

پروپرائٹر میاں عظیم قادر اینڈ سنز

جدید فیشن کے مطابق

۔ سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات اور

۔ چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے

فون ۵۲۶۲۳ ۶۳۸۵۱

فرحت علی جیولرز

کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائداعظم لاہور

اطلاع عام

ٹریڈ مارک نمبر 31812

شناخت ٹریڈ مارک

جی ۔ ایف ۔ سی پنکھے

ہم اپنے کرم فرماؤں کو اطلاع دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ ۱۹۵۴ء سے ہمارا رجسٹرڈ شدہ ٹریڈ مارک جی ۔ ایف ۔ سی ہے اس کے علاوہ ہمارا کوئی ٹریڈ مارک نہیں لہٰذا پنکھا خریدتے وقت ہمارا ٹریڈ مارک نمبر 31812 اور ڈیلرشپ سرٹیفکیٹ ضرور دیکھ لیں ۔ شکریہ

ڈیلر: پاک آئرن سٹور ۔ گولبازار ۔ ربوہ

منجانب: جنرل فین کمپنی گجرات

شالوں کی مشہور دکان

الفردوس

شال ہاؤس

۸۵ انارکلی لاہور

الفردوس شال ہاؤس لاہور

فون گھر ۵۳۷۰۳

دکان ۳۲۴۴۴۸

ھو الناصر

اعلیٰ معیار کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے

الکریم جیولرز

ائیر کنڈیشنڈ

فون: ۶۸۵۵۱۱

بازار فیصل

کریم آباد (چورنگی) کراچی ۱۹

پروپرائٹر: میاں عبداللطیف شاہ کوٹی اینڈ سنز

ٹیلکس Si. LPK 4341

ملز ۲۷۹۴۶ ۴۱۵۵۰

آفس ۲۲۴۸۳ ۲۷۶۱۶

سفینہ انڈسٹریز لمیڈ

امپورٹر ۔ ایکسپورٹر

مقبول روڈ فیصل آباد

سفینہ بوسکی پرنٹ ، فلیٹ رنگدار ڈبل جارجٹ پرنٹ ، فیروز روبر پرنٹ پردہ کلاتھ ، پالیسٹر ، لون وائل ،

جاذب نظر ، دیدہ زیب ، ہر گھر کی پسند

آفس منڈی گلی ریلبازار فیصل آباد

خدمت کی راہوں پر رواں دواں : دیرینہ سنا

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون : ۷۴۸۴۴

بالمقابل ایوان محمود ، ربوہ ، فون : ۶۳۸

۷۱ ۔ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ ۔ چوک زمزم کا ضلع سیالکوٹ

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

زیر نگرانی : حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند حضرت حکیم نظام جان

ہو چکا ہے :

آپ کو معلوم ہو کہ

ہمارے دواخانہ

میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز

کا نام اب :

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بے بنیاد الزامات کے ٹھنڈے دل سے جواب دینے کو اشتعال انگیزی قرار دینا افسوسناک ہے

حکومت کو جائزہ لینا چاہیئے کہ جماعت احمدیہ کے مخالفین کا اصل مقصد کیا ہے؟۔ امورِ عامہ کا پریس ریلیز

ربوہ ۱۶ اپریل۔ نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے ایک پریس ریلیز میں جماعت احمدیہ کے بارے میں بعض مولوی صاحبان کی طرف سے اخبارات میں شائع ہونے والے بیانات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ کس قدر خلاف انصاف اور حیرت انگیز بات ہے کہ ایک متمدن اور مہذب ملک میں ایک طبقے کو تو اشتعال انگیزی کی حد تک سراسر بے بنیاد الزامات اور جھوٹے اتہامات عائد کرنے کی کھلی اجازت ہو۔ مگر جب انہی الزامات کا جواب دیا جائے تو اسے اشتعال انگیزی قرار دیا جائے۔ یقیناً یہ بات اسلام اور پاکستان کے دستور اور انصاف کی روح کے سراسر خلاف اور صریح زیادتی ہے۔

پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد اس یک طرفہ غلط پروپیگنڈہ پر پُرزور احتجاج کرتے ہیں۔ اور ملک کے ذمہ دار حکام اخبارات اور ملک کے شرفاء سے اپیل کرتے ہیں کہ خدارا وہ جماعت احمدیہ کے بارے میں جماعت کا نقطہ نظر معلوم کئے بغیر اس پروپیگنڈے سے ہرگز متاثر نہ ہوں۔

پریس ریلیز میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ جس پمفلٹ "اک حرفِ ناصحانہ" کا نام لے کر اعتراض کیا جا رہا ہے۔ وہ اسی قسم کے بے بنیاد اور شر انگیز اعتراضات کے جوابات پر ہی مشتمل ہے۔ جو حد درجہ اخلاق و تہذیب اور حق و صداقت اور نہایت ملائمت کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ اس میں نہ کسی پر کوئی الزام ہے اور نہ ہی کوئی غلط بیانی کی گئی ہے۔

پریس ریلیز میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اب جبکہ جماعت کے خلاف غلط پروپیگنڈہ کی مہم بڑے زور شور سے جاری ہے اور اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ ایک امن پسند اور محب وطن جماعت کو نعوذ باللہ قوم۔ وطن اور اسلام کا غدار قرار دیا جا رہا ہے۔ کیا جماعت احمدیہ کو اتنا بھی حق نہیں کہ وہ اپنی پوزیشن واضح کر سکے اور ایسے الزامات کا جواب دے سکے۔ بہتر یہ ہے کہ حکومت کی مشینری اس امر کا جائزہ لے کہ جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیزی کرنے والوں کا اصل مقصد کیا ہے اور ملک کے اندر بدنظمی اور انتشار کو کیوں بڑھاوا دیا جا رہا ہے؟

پریس ریلیز میں جماعت احمدیہ کے افراد کو بھی یہ تلقین کی گئی ہے کہ خواہ کس قدر بھی اشتعال انگیزی اور ایذا دہی کی صورت ہو وہ پورے صبر اور تحمل کا مظاہرہ کریں اور ملک کی سلامتی اور ایسے لوگوں کی ہدایت کے لئے اپنے مولا کے حضور نہایت تضرع کے ساتھ مسلسل دعاؤں میں لگے رہیں اور اسی پر توکل رکھیں۔

(ناظر امور عامہ)

سُرمہ طفیل ۱۱ ارپ کورس ۳ شیشی

عرق نور ۲۰/- بمعہ ڈبی

مفید معدہ ۶/-

اکسیر کثرت پیشاب چھوٹی ۱۵/- بڑی شیشی ۲۵/-

حب بواسیر قیمت ۸۴/- گولی ۲۸/-

اکسیر دمہ توڑ

جوشاندہ اکسیر اٹھرا ۳۶ روپے

اکسیر تبخیر معدہ ۲۵/-

سُرمہ شفا نور ۲/۵۰

اکسیر کھانسی و نزلہ ۶/-

ہاضمینا سیرپ ۵/- روپے

بذریعہ ڈاک منگوانے کا انتظام تفصیلی لٹریچر مفت حاصل کریں
صحیح تشخیص ہمدردانہ مشورہ۔ مرض مریض کی نبض دیکھ کر بتائی جاتی ہے اور فیس نہیں لی جاتی۔
دواخانہ حکیم محمد طفیل ربوہ (سابق صدر طبیہ کمیٹی تحصیل چوہی مجوعت کوٹ کلاتھ بازار دس اندرون گلی گول بازار ربوہ

ہر قسم کا کاغذ، بکس بورڈ، گتہ بارعایت خریدنے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا کریں:
اب ہمارے ہاں سے قرآن مجید بطرز قاعدہ یسرنا القرآن، تحدیثِ نعمت، انسان کامل سنگم، کشتی نوح بھی مل سکتی ہے۔ فون نمبر:- ۶۳۸۴۹
مقبول پیپر مارٹ گنپت روڈ لاہور
فون گھر:- ۶۷۴۴۸
ملک عبداللطیف شکوہی

عارضی لائٹ کا مرکز
نیشنل الیکٹرک سٹور اینڈ سروس
• سامان بجلی ہر قسم
• پارٹی ڈیکوریٹر
• کولر کا ہر قسم کا سامان نیز ارزاں نرخوں پر کرولا پنکھے بارعایت خرید فرمادیں
پروپرائٹر: خلیل الرحمٰن
گولبازار ربوہ۔

مالکانِ بھٹہ خشت متوجہ ہوں
بھٹہ خشت کے لئے بلوچستان کا بہترین کوئلہ مناسب نرخوں پر حاصل کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
ایم۔ احمد اینڈ کمپنی
(کالری اونرز)
2-13/4 شارع عدالت کوئٹہ (بلوچستان)
فون: کوئٹہ: دفتر 73046، گھر: 73015
" لاہور: دفتر: 52836 گھر: 306236

لیڈی ڈاکٹر
ایم بی بی ایس یا رجسٹرڈ ہومیو پیتھ کی ضرورت ہے تنخواہ + ریزیڈنس الاؤنس اڑھائی ہزار سے ساڑھے تین ہزار روپیہ ماہوار تک (حسب قابلیت و تجربہ) کیور ہیومیڈیسن کمپنی کے قواعد کے مطابق تیز رفتار ترقی یافتہ ماحول اور عمدہ حالاتِ کار۔ مرکز سلسلہ میں خدمت کا زریں موقعہ
مینیجنگ ڈائریکٹر
کیور ہیومیڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ۔ فون 606/607

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات ہر قسم کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
بہتر تشخیص ٭ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار۔ فیصل آباد

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد دکھی عورتوں کیلئے
پُر امید واحد علاج گاہ
حکیم انوار احمد جان ابنِ حکیم نظام جان
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دکھی مخلوق کی خدمت میں مصروف
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ
فون ربوہ ۵۵۸
فون: ۷۳۹۹۷
اقصیٰ چوک ربوہ پوسٹ بکس ۲۲۲